

## 148906-خاوند اپنے ملک واپس جانا چاہتا ہے جہاں جنگ جاری ہے کیا یوں کو خاوند کی اطاعت کرنا ہوگی؟

### سوال

میرے والد صاحب اپنے ملک واپس چلے گئے ہیں وہ کفریہ ملک میں نہیں رہنا چاہتے تھے، اب وہ چاہتے ہیں کہ ان کا سارا خاوند ان بھی واپس چلا جائے، لیکن میری والدہ نہیں جانا چاہتی ان کا کہنا ہے کہ اولاد اپنی تعلیم مکمل کر لیں کیونکہ اب یونیورسٹی کی تعلیم شروع کرنے والے میں وہ ان پر ظلم نہیں کرنا چاہتی۔

میر اسوال یہ ہے کہ اگر میری والدہ میرے والد صاحب کی بات نہیں مانتی تو کیا وہ گھنگار ہونگی یا نہیں، اور کیا اللہ تعالیٰ انہیں اس کی سزا دیگا، اور اس سلسلہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے، کیونکہ میری والدہ واقعاً نہیں جانا چاہتی اور میری خالائیں بھی والدہ کو نہ جانے کا کہتی ہیں کیونکہ وہاں جنگ ہو رہی ہے کیا کیا جائے؟

### پسندیدہ جواب

اول:

کفریہ ممالک میں رہنے کی کچھ شروط ہیں ان شروط کے بغیر وہاں رہنا جائز نہیں، اہم شروط میں یہ ہے کہ:

وہاں مقیم شخص دین پر عمل کرنے والا ہو اور شوت والی اشیاء سے اجتناب کرے، اور علم و بصیرت رکھتا ہو جو ایسے شبہات سے محفوظ رکھے، اور دینی امور اور شعار کا اظہار کر سکتا ہو، اور اسے اپنے اور یوں بچوں کے دین و عزت عصمت کا کوئی نظر نہ ہو۔

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (13363) اور (27211) کا مطالعہ کریں۔

دوم:

یوں پر لازم ہے کہ وہ خاوند کی اطاعت کرتے ہوئے جہاں خاوند منتقل ہوا ہے وہیں اس کے ساتھ جائے، الیہ کہ یوں نے عقد نکاح میں شرط رکھی ہو کہ اس کا خاوند اسے ملک اور علاقے سے کسی دوسرے ملک نہیں لے کر جائے گا تو پھر اس شرط پر عمل کیا جائیگا۔

یا پھر اگر کسی دوسری بگد جانے میں ظاہر اور معتبر نقصان اور ضرر ہو جیسا کہ اگر کسی ایسے ملک میں جانا چاہتا ہو جہاں جنگ ہو رہی ہے، اور ظن غالب ہو کہ وہاں جانے سے یوں کوئی نقصان و ضرر ہو سکتا ہے، اور یوں کو جیل وغیرہ بھیجا جاسکتا ہو۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ یوں کو لے کر کہیں دوسری بگد سفر پر جائے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو سفر پر لے کر جایا کرتے تھے، لیکن اگر سفر خطرناک ہو تو پھر یوں کو ایسا کرنا لازم نہیں" انتہی

ویکھیں: المغنی (7/223).

اور کشف القناع میں درج ہے :

"خاوند کو اپنی یوں کو سفر پر لے جانے کا حق حاصل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی یوں کو سفر پر اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے، لیکن اگر سفر خطرناک ہو، مثلاً راستہ یا پھر جہاں جا رہا ہے وہ خطرناک ہو تو پھر یوں کی اجازت کے بغیر اسے سفر پر نہیں لے جاسکتا۔

کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ :

"نہ تو خود ضرر اٹھائے اور نہ ہی کسی کو ضرر دے"

یا پھر یوں نے شرط رکھی ہو کہ وہ اپنے علاقے اور ملک سے باہر نہیں جائیگی تو اسے اپنی شرط پر رکھا جائیگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے زیادہ وہ شرطیں پوری کی جانے کی خدراں میں جن کے ساتھ تم شرمنگاہ کو حلال کرتے ہو" انتہی

اپنے پھوٹ کی تعلیم کی بنا پر اسے اپنے خاوند کے ساتھ جانے سے نہیں رکنا چاہیے کیونکہ تعلیم تو کئی جگہوں پر حاصل کی جاسکتی ہے، اور پھر تعلیم کے کئی وسائل و طریقے میں مثلاً لگر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنا، اور پرائیویٹ طور پر بھی، اولاد کی منفعت کی خاطر یوں کا اپنے خاوند کی نافرمانی کرنا صحیح نہیں ہے۔

سوم :

آپ پر بھی اپنے والد کی اطاعت کرنا لازم ہے، اگر وہ آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہے تو آپ انکار میں کریں، لیکن اگر آپ کے ملک میں آپ کو کوئی خطرہ ہو تو پھر نہیں، والد کے مقام و مرتبہ اور حقائق تو کسی پر مخفی نہیں، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس حکم کو اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو اپنی اطاعت اور توحید کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔

اور یہ گمان رکھنا کہ والد اپنی اولاد کی مصلحت کا نیا نیا رکھتا غالب طور پر یہ گمان غلط ہوتا ہے، کیونکہ باپ تو فطری طور پر اپنی اولاد کے لیے شفیق ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات کسی دینی یا دنیاوی مصلحت کی خاطر اس شفقت کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بھی آدمی کو اپنی اولاد کی حفاظت کرنے اور انہیں تباہی اور نقصان کے اسباب سے محفوظ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

بِإِيمَانِ وَالوَالِيَّنَ آپ اور اپنے اہل و حیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور بختریں، اس پر ایسے فرشتہ سخت اور شدید فرشتہ مقرر ہیں جو اللہ کی مصیت و نافرمانی نہیں کرتے، اور جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ اسے بجالاتے ہیں۔ (الترجمہ (6)).

اور حدیث میں وارد ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خبردار تم میں سے ہر ایک ذمہ دار اور حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کا جواب دے گا، اور آدمی اپنے یوں بچوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7138) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829)۔

امام بخاری اور مسلم رحمہم اللہ کی روایت کردہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ معقل بن یسار المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"اللہ تعالیٰ جس بندے کو بھی کسی کا ذمہ دار اور حاکم بنائے اور وہ شخص اپنی رعایا سے دھوکہ کرتا ہو افوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7151) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

اس میں کوئی تعجب نہیں کہ ایک باپ اپنی اولاد کو کفریہ ممالک سے دور کھنا چاہتا ہے، اور اسے ان کے خراب اور مخرف ہونے کا خدشہ ہے، وہ دنیا کے مقابلہ میں دین کو ترجیح دے رہا ہے، اس لیے اگر اس کا اپنے ملک جانے میں کوئی خطرہ نہیں بلکہ پر امن ہے تو اس کے سارے خاندان کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ جائے اور اس کی اطاعت کرے۔

واللہ اعلم۔